# خیبر پختونخوا شرعی نظامِ عدل ضابطہ 1999

خیبر پختونخوا ضابطہ نمبر VII-1999

مشتملات

دیباچہ

1. مختصر عنوان، وسعت اور شروعات۔

2. تصریحات۔

3. بیان کردہ علاقے میں قوانین کا اطلاق

4. عدالت ہائے اور عدالتی افسر۔

5. عدالتی اہلکار اور علاقہ قاضی کا کردار اور رویہ۔

6. قاضی کی تقرری۔

7. اختیارات، افعال اور فرائضِ قاضی۔

8. کمیٹی۔

9. معاونینِ قاضی۔

10. مصلحین۔

11. عالم وکیل۔

12. مقرر کردہ وقت کی پاسداری۔

13. عدالتوں کو مدد اور سہولت کاری۔

14. قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ہدایات۔

15. تفتیشی افسر کے خلاف کاروائی۔

16. مجسٹریٹ (حاکم)۔

17. عدالتی زُبان اور اس کا ریکارڈ۔

18. قوانین بنانے کا اختیار۔

19. منسوخی۔

# خیبر پختونخوا شرعی نظامِ عدل ضابطہ 1999

خیبر پختونخوا ضابطہ نمبر VII-1999

گورنر خیبر پختونخوا کی منظوری ملنے کے بعد پہلی بار خیبر پختونخوا کے سرکاری جریدے (غیر معمولی) میں مورخہ 13 اکتوبر 1999 کو شائع ہوا۔

## ایک قانون

یہ ضابطہ ضلع کوہستان میں شرعی نظامِ عدل عدالتیں مہیا کرنے کیلئے

**دیباچہ۔**---اس میں لازم ہے کہ ضلع کوہستان کی عدالتیں شرعی نظامِ عدل مہیا کرے۔

یہاں پر درجہ ذیل قانون بنایا گیا ہے:—

1. **مختصر عنوان، وسعت اور شروعات۔**---(1) اس ضابطہ کو شرعی نظامِ عدل کہا جائے گا۔

(2) یہ ضابطہ ضلع کوہستان خیبر پختونخوا کی حد تک ہو گا جس کو اس کے بعد "یہ علاقہ" کہا جائے گا۔

(3) یہ ضابطہ 6 اپریل 1999 سے نافذ العمل ہو گا۔

2. **تصریحات۔**---(1) اس ضابطہ میں جب تک کچھ اور کی ضرورت نہ ہو درج ذیل الفاظ کے معانی بالترتیب ہونگے:—

(ا) "چیئرمین" کا مطلب کمیٹی کا چیئرمین ہے۔

(ب) "کمیٹی" کا مطلب زیرِ دفعہ 8 کے تحت بنی ہوئی کمیٹی۔

(ج) "عدالت" کا مطلب اس ضابطہ کے تحت دی گئی اختیارات کی عدالت اور اس میں اپیل کی عدالت یا نگرانی کی عدالت بھی شامل ہے۔

(د) "حکومت" کا مطلب حکومت خیبر پختونخوا۔

(ذ) "عدالت عالیہ" کا مطلب عدالت عالیہ پشاور۔

(ف) "عدالتی افسر" کا مطلب زیرِ دفعہ (2)4 کے تحت افسر۔

(ق) "رکن" کا مطلب کمیٹی کا رکن۔

(ک) "معاون قاضی" کا مطلب وہ شخص جس کا نام زیرِ د 9 کے تحت معاونین قاضی کی جماعت میں شامل ہو۔

(گ) "جماعت" کا مطلب معاونین قاضی کی موجودہ جماعت۔

(ل) "فریقین" کا مطلب اس ضابطہ کے تحت عدالت میں پڑے ہوئے تنازعے کے فریقین۔

(م) "قاضی" کا مطلب عدالت کی کُرسی پر بیٹھا ہوا افسر اور بشمول عدالتی اہلکار۔

(ن) "تسلیم شُدہ اسلامی ادارہ" کا مطلب حکومت کا تسلیم شُدہ مسلمانوں کے مذہبی تعلیم کا ادارہ۔

(و) "دفعہ" کا مطلب اس ضابطہ کا دفعہ اور۔

(ہ) "شریعہ" کا مطلب قرآن مجید اور سُنت میں دیے گئے اسلام کے احکامات۔

**وضاحت۔**-جُز(ہ) میں مسلمانوں کے کسی مسلک کے قانون میں قرآن مجید اور سنت کا مطلب اس مسلک میں قرآن و سنت کا مطلب ہو گا۔

(2) اس ضابطہ کے تحت تمام دوسرے معانی جو کہ صاف طور پر بیان نہ کی گئی ہو تو ان الفاظ کی اس علاقے میں وہی معانی ہو گی جس کی دوسری قوانین میں کی ہو۔

3. **بیان کردہ علاقے میں قوانین کا اطلاق۔**--- (1) بیان کردہ علاقے میں دوسرے قوانین کا اس بارے میں کچھ نہ ہو تو:

(ا) بیان کردہ علاقے میں تمام قوانین کا اطلاق ہو گا اور تمام ضوابط، مراسلات اور احکامات اس ضابطہ کے تحت جاری شدہ اور تیار شدہ اس ضابطہ میں تبدیلی اور استثنٰی اور شریعیہ کے اُصولوں کے مطابق قوانین کا اطلاق ہو گا۔

(ب) تمام تنازعات، مقدمات، جانچ پڑتال اور کاروائیوں کا فیصلہ عدالتوں میں شریعیہ کے مطابق ہو گا۔

وضاحت: غیر مسلموں کے لے پالک، طلاق، مہر، وراثت، شادی، مذہب، مذہبی رسومات، رواجات اور وصیت کے معاملات ان کے مذہبی قوانین کے مطابق کئے جائینگے۔

(ج) ایک قاضی کسی دیوانی یا فوجداری معاملہ یا اختیار کا استعمال یا کسی کا کے کرنے یا کسی فرض کی ادئیگی میں شریعیہ کے قائم کردہ اُصولوں کی پیروی کرے گا۔

(2) کوئی بھی کاروائی فیصلہ یا حکم اس بنا پر بے قاعدہ، غیر قانونی یا غلاط نہیں ہو گی کہ اس میں کسی منظور شُدہ ضابطہ کے شقوں کی پیروی نہیں کی گئی جب تک وہ شریعیہ کے قائم کردہ اصولوں کے خلاف ہو۔

4. **عدالت ہائے اور عدالتی افسر۔**--- (1) علاوہ وفاقی شرعی عدالت اور عدالت عالیہ، عدالتی افسران کی مندرجہ ذیل عدالتیں ہونگی جیسا کہ:

(ا) ضلع قاضی؛

(ب) اضافی ضلع قاضی؛

(ج) اعلیٰ علاقہ قاضی؛اور

(د) علاقہ قاضی۔

(2) بیان شدہ علاقے میں کسی قانون کے حوالے یاعدالت کا یاڈسٹرکٹ جج یا سیشن جج، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ یاایڈیشنل سیشن جج، سینئر سول جج یاجوڈیشل مجسٹریٹ جس کو ضابطہ فوجداری 1898 زیرِ دفعہ 30 کے تحت اختیار دی گئی ہو یابیان شدہ علاقے میں کوئی دوسرا قانون اور سول جج یاجوڈیشل مجسٹریٹ کو بالترتیب ضلع قاضی، اضافی ضلع قاضی، اعلیٰ علاقہ قاضی اور علاقہ قاضی پڑھاجائیگا۔

5. **عدالتی اہلکار اور علاقہ قاضی کا کردار اور رویہ۔**--- (1) عدالتی اہلکار اور علاقہ قاضی کا رویہ اور کردار اسلامی اصولوں کے مطابق ہونگے۔

(2) ایک قاضی اپنا دفتری اور ذاتی کردار اور رویہ اسلامی احکامات کے مطابق رکھے گا اور فقہاء کی تسلیم شُدہ قاضی اور عادل شاہد کے لئے اعجابی اور صالبی شرائط کی پیروی کرے گا۔

(3) حکومت کو اگر ضرورت محسوس ہو تو ضابطہ 1 کے مقاصد کیلئے وقتاً فوقتاً اقدامات کرے گا۔

6. **قاضی کی تقرری۔**--- (1) کسی بھی شخص کو بطور قاضی تعینات کرنا ہو تو اس کا کردار اور رویہ اسلامی احکامات کے مطابق ہونگے اور یہ خیبر پختونخوا میں بطور عدالتی افسر تعینات ہو گا۔

(2) شق نمبر 4(1) میں بیان کردہ عدالتی افسر کی تعیناتی عدالتی افسران کے زیرِ شق 2 کے تحت تبادلہ کے ذریعے ہو گی۔

وضاحت: اس قسم کے افسر گورنمنٹ کی تسلیم شدہ ادارے سے کم از کم تین مہینے کی مدت کی شریعیہ کورس مکمل کی ہو گی۔

(3) زیرِ ضابطہ 1 اور زیرِ ضابطہ 2 کے تحت تعیناتی کیلئے اسلامی قوانین میں (ایل ایل ایم) شریعیہ ڈگری یا اس کے برابر اہلیت رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

7. **اختیارات، افعال اور فرائضِ قاضی۔**--- (1) شق نمبر 4 میں دی گئی اختیارات کے تحت کسی بھی قانون کے تحت خیبر پختونخوا کے عدالتی افسران کے فوجداری اور دیونی مقدامات میں کاروائی کرنے اور سماعت کرنے کیلئے دی گئی اختیارات، افعال اور فرائض تفویض کردہ اس قانون اور شرعی اصول کے مطابق قاضی بھی استعمال کرے گا۔

(2) ضلع قاضی ریکارڈ کردہ مخصوص وجوہات کی بنائ پر ضلعی پولیس افسر کے نامناسب تفتیش پر اپنے اختیار پر یا اُس قاضی کے درخواست پر یا کسی فریق کے درخواست پر تفتیشی ادارے کے کسی اور افسر کو پہلے سے مقرر کردہ تفتیشی افسر کی جگہ یا اس کے ساتھ اضافی طور پر اختیار دے سکتا ہے کہ وہ کسی مخصوص معاملہ کی تفتیش کرے اور اپنے تفتیش اور رائے کی رپورٹ ضلع قاضی کے پاس جمع کرا اور جہاضروری ہو تو ضلع قاضی خاص طور پر تعینات کردہ تفتیشی افسر کی رپورٹ یا دوسری اطلاع پر قصوروار تفتیشی افسر کے خلاف عدالتی انکوائری مقرر کر سکتا ہے۔

(3) ضلع قاضی ماتحت عدالتوں اور ضلعی پولیس افسر کے ذریعے تفیشی افسران اور تھانوں کے انچارج افسران کی مقدمات کی تفتیش کی مد میں دیکھ بھال کرے گا اور اپنے حدود کے اندر عملے کی ترسیل اور تفتیش کی حد تک کے طریقہ کا شریعہ کے اُصولوں کے مطابق ہونے کی کوشش کرے گا۔

(4) ہر تھانے کے افسر انچارج کی یہ ڈیوٹی ہو گی کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے درج ہونے کے بعد چودہ( 14) دن کے اندر اندر چالان مکمل ہر فوجداری مقدمہ میں متعلقہ عدالت میں جمع کرے ماسوائے اس مقدمہ کے جس میں عدالت نے تحریری وجوہات پر چالان جمع کرنے کیلئے اضافی وقت دیا ہو۔

(5) تھانے کا افسر انچارج ابتدائی اطلاع کے اندراج کے 24 گھنٹوں کے اندر اسکی نقل متعلقہ قاضی یا اعلیٰ علاقہ قاضی اور ضلع قاضی یا مجسٹریٹ اعلیٰ علاقہ قاضی اور متعلقہ قاضی یا اعلیٰ علاقہ قاضی کو وقتاً فوقتاً مقدمہ کی حالت اور مزید تفتیش کی اطلاع دے گا۔

وضاحت: کسی اور قانون میں موجودگی کے باوجود ہر فوجداری مقدمہ میں چالان مکمل متعلقہ عدالت میں کسی دوسری عدالت کے مداخلت کے بغیر جمع کی جائے گی۔

(6) ایک قاضی اپنے عدالت میں فیصلوں کے لئے مقدمات کے فیصلوں میں قرآن مجید اور سنہ نبوی سے رہنمائی لے گا اور قرآن مجید اور سنہ نبوی کی وضاحت اور تشریح کیلئے تشریح کی مسلمہ اصولوں پر عمل پیرا ہو گا اور اس کیلئے فقہاء کے تسلیم شدہ رائے اور تشریح کا مانے گا۔

(7) ایک قاضی عدالت عالیہ کے قاضی القضاء کے مشورہ سے حکومت کے ہدایات اور رہنمائی کی پیروی کرتے ہوئے شریعہ کے مسلمہ اصول اور اپنے حدود کے اندر کے علاقے میں مروجہ قوانین کے تحت اس ضابطہ سے موافقت میں اپنے رویہ کی پاسداری اور اپنے وقت پر مقدمات کرے گا۔

**8.** <u>**کمیٹی۔**</u>--- (1) حکومت اس ضابطہ کے نفوذ کے بعد کمیٹی دو ماہ کے اندر بنائے گی جو کہ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی۔

(i) عدالت عالیہ کا قاضی القضاء یا اس کا نامزد کردہ شخص چیئرمین

(ii) وفاقی شرعی عدالت کا قاضی نامزد کردہ اس عدالت کا قاضی القضاء رکن

(iii) سیکرٹری محکمہ داخلہ و قبائلی اُمور حکومت خیبر پختونخوا رکن

(iv) سیکرٹری محکمہ قانون، پارلیمانی اُمور و انسانی حقوق حکومت خیبر پختونخوا رکن

(v) متعلقہ ضلع کا ضلعی رابطہ افسر رکن

(vi) دو مشہور علماء جو کہ فقہ اور شریعہ کے ماہر ہوں چیئرمین کے مشورے سے ترجیحاً ضلع کوہستان کے رہائشی ہوں تعینات کیے جائیں گے۔ ارکان

(2) زیرِ شق نمبر 1 کے تحت بنائی گئی کمیٹی کے پاس معاونین قاضی کو منتخب کرنے کا اختیار ہو گا اور ان معاونین کے نام حکومتی گزٹ میں شامل کئے جائینگے اس طریقے سے کہ 30 ایسے علماء کے نام ہونگے جو کہ اچھی شہرت، اچھے اخلاق اور شریعہ کے ماہرین ہوں۔

وضاحت: ان اشخاص کے نام مستقمل کیلئے رکھے جائیں گے جب تک کہ کمیٹی فیصلہ کرے کہ کسی شخص کا نام ختم کیا جائے۔

(3) کمیٹی علماء کا اندراج کرے گا جن کو عالم وکیل جانا جاتا ہے اور جو معاونین قاضی بننے کے اہل ہوں تاکہ عدالت میں بطور وکیل کا کر سکے۔

(4) شق نمبر 6 کے تحت کمیٹی خود یا کسی شخص کے کہنے پر کسی بھی معاون قاضی یا عالم وکیل کے خلاف محکمانہ کاروائی کرے گا اور جماعت میں سے اس کا نام بطور معاون قاضی یا رجسٹر سے اس کا نما بطور عالم وکیل خارج کر سکتا ہے۔

(5) کمیٹی اس معاون قاضی یا عالم وکیل کو اطلاع جاری کریگا جس کے خلاف الزامات ہو تاکہ وہ تحریری جواب دے اور اگر اس نے جواب دیا اور ذاتی طور پر سُنایا گیا زیرِ دفعہ 4 کے تحت کاروائی کرنے سے پہلے۔

(6) اگر کوئی شخص کمیٹی کے فیصلے سے متاثر ہوا ہو تو وہ سخص کمیٹی کو نظر ثانی کیلئے فیصلے کے ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر درخواست کر سکتا ہے اور نظر ثانی میں کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(7) کمیٹی ہر تین ماہ بعد ایک دفعہ مل سکتی ہے اور جب ضرورت ہو تو اچانک بھی مل سکتی ہے تاکہ —

(ا) معاونین قاضی کی جماعت بنائے؛

(ب) عالم وکیل کی اندراج یا خروج کرے؛

(ج) موجودہ جماعت میں اشخاص کے ناموں کا اخراج یا دخول کرے؛

(د) موجودہ سال کے خاتمے پر آنے والے سال کیلئے مجاعت کی نگرانی کرے؛

(ح) معاونین قاضی کی تعیناتی کے انٹرویو یا عالم وکیل کا اندراج کرے؛ اور

(ف) کوئی اور موجودہ یا واقعاتی معاملہ اُٹھائے۔

(8) میٹنگ کیلئے چیئرمین اور تین ارکان کی موجودگی ضروری ہوگی۔ اگر چیئرمین مطمئن ہو کہ میٹنگ میں کافی کام ہو سکتا ہے تو دو ارکان کے درخواست پر بھی ہو سکتا ہے تمام فیصلے میٹنگ کے شریک ارکان کے ووٹوں کے دو تہائی اکثریت اور چیئرمین کے ووٹ سے لئے جاسکتے ہیں۔

(9) حکومت کمیٹی کے اخراجات کیلئے فنڈ مہیا کرے گا جس میں سفری اخراجات، دعوتی اخراجات، کاغذی اخراجات اور دوسرے انتظامی اخراجات شامل ہونگے۔

(10) کمیٹی کا دفتر عدالت عالیہ پشاور کی عمارت میں یا کسی دوسری جگہ پر ہوگی جو حکومت نے مہیا کی ہو۔

(11) کمیٹی فیصلہ کرے گی کہ سیکرٹری عدالت عالیہ پشاور کا افسر یا صوبائی حکومت کا افسر ہوگا جو کہ کمیٹی کے کام کا ناظم اور ریکارڈ رکھنے والا ہوگا۔

.9 **<u>معاونینِ قاضی</u>۔---** (1) متعلقہ ضلعی رابطہ افسر متعلقہ ضلع قاضی کے مشاورت سے کمیٹی کو معاونین قاضی کے ناموں کا جماعت میں اندراج اور عالم وکیل کے اندراج جو ان کی رائے میں اہل، ہو، سفارش کرے گا۔

(2) ایک شخص کا نام جماعت میں شامل ہوگا اگر وہ۔

(ا) قاضی بننے کا اہل ہو ماسوائے عمر کی شرط کے؛ یا

(ب) علم فقہ اور شریعہ کا تجربہ اور پڑھائی کی ہو یا ایسی قوانین پڑھائی ہو جو کہ اسلامی ہو یا ایسے شخص کی قومی اور بین الاقوامی طور پر اسلامی فقہ کا کام ہو یا اس کا اندراج بطور فقہ ماہر یونیورسٹی گرانٹ کمیشن حکومت کا منظور کردہ ہو۔

(3) کمیٹی متعلقہ ضلعی رابطہ افسر کی سفارشات یا کسی اور شخص کی اطلاع یا عدالتی حکم پر اس شخص کو انٹرویو کیلئے بُلائے گا اور مناسب اشخاص کی جماعت میں شمولیت کی منظوری دے گی یا دوسری صورت میں عالم وکیل کے نام سے اندراج کرے گیک۔

(4) ایک قاضی اپنی عدالت میں مقدمہ کیلئے متعلقہ قوانین کی تعبیر اور تشریح کیلئے ایک یا ایک سے زیادہ معاونین قاضی کو طور سہولت کار بُلائے گا۔

(5) قاضی کسی ایسے شخص کو بطور معاون قاضی یا عالم وکیل اجازت نہیں دے گا جو کہ جماعت میں شامل نہ ہو یا اس کا نام خارج کیا گیا ہے یا اس کا نام بطور عالم وکیل درج نہ ہو یا اس کا نام خارج کیا گیا ہو۔

(6) قاضی معاونین قاضی کو سہولت کاری کیلئے بحث اور شہادت سُننے کی آسانی مہیا کرے گا اور مقدمہ کا ریکارڈ دکھائے گا بعد میں قاضی فیصلہ سنانے سے پہلے معاون قاضی سے شریعہ کی روشنی میں قانونی نقاط پر سُنے گا۔

(7) معاون قاضی کو جب عدالت بُلائے تو عدالت کو اسلامی قانون کے مطابق اس مقدمہ سے متعلق رہنمائی دے گا اور قرآن مجید، احادیث اور فتاویٰ اور تسلیم شدہ فقہاء کی کتابوں کا حوالہ دے گا۔

(8) متعلقہ ضلع قاضی نومبر کے وسط ہر سال کمیٹی کو ہر معاون قاضی اور عالم وکیل کی قابلیت، باقاعدگی، اہلیت، دیانتداری اور دوسرے باتوں کی بابت آراء بھیجے گا۔

(9) کمیٹی ہر موجودہ سال کے خاتمے سے پہلے متعلقہ قاضی کے آراء یا کوئی دوسرے اطلاع متعلقہ علاقے کے عدالتوں کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر جماعت کو دوبارہ مرتب کر سکتا ہے اور اس میں کسی شخص کا نام داخل یا خارج کر سکتا ہے جسکی وجوہات بھی لکھی جائے گی۔

(10) معاونین قاضی ان عوضانہ اور مراعات کے حقدار ہونگے جو کہ حکومت نے ضابطہ میں بیان کئے ہیں مگر وہ اس کے حق دار نہیں ہے اور نہ ہی مطالبہ کر سکتے ہیں کہ حسبِ مقدمہ میں وہ معاون قاضی ہے اس کے کسی فریق سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مالی فائدہ حاصل کرے۔

(11) حکومت متعلقہ ضلع قاضی کو فنڈ مہیا کرے گا جسکی ادائیگی ان معاونین قاضی کو کی جائے گی جو کہ متعلقہ ضلع قاضی کے حدود کے اندر اس قاضی کی ہدایات کے مطابق حاضر ہونگے۔

**10.** **<u>مصلحین۔</u>**--- (1) قاضی مقدمہ کی ابتداء میں فریقین سے پوچھے گا کہ اگر وہ مصلحین کے ذریعے اپنے تنازعہ کو حل کرنا چاہتے ہیں اگر فریقین راضی ہو جائے تو قاضی تنازعے کو ایک یا ایک سے زیادہ مصلحین کو شریعہ کے مطابق حل کرنے کیلئے بھیجے گا۔

(2) جب تنازعے کے فریقین عدالت کے سامنے راضی ہو جائے تو عدالت تنازعہ کو ایک یا ایک سے زیادہ مصلحین کو بھیجے گا جو کہ فریقین کی باہمی رضامندی سے مقرر ہونگے اور وہ تنازعہ کو شریعہ کے مطابق حل کرینگے۔

وضاحت: ایسے مقدمات جو کہ قوانین حدود، وفاق اور صوبائی حکومت کے خلاف یا کسی ادارے یا کسی شخص کے خلاف ہو تو وہ صلح کیلئے نہیں دیا جائے گا۔

(3) عدالت کسی بھی شخص کو مصلح تعینات کر سکتا ہے کہ وہ مسئلہ حل کر لیں اگر فریقین کی باہمی رضامند ہو۔

(4) صلح کے دوران مصلحین کو شریعہ کی حد تک معاونین پر ایک مقدمہ میں مشورہ دے سکتا ہے۔

(5) جہاں پر مصلح یا مصلحین جو کہ مسئلہ کے حل کیلئے مقرر ہو، وہ اگر ناکام ہو جائے یا مسئلہ حل کرنے سے انکار کر دے یا عدالت کو محسوس ہو کہ مسئلے کے حل میں غیر ضروری تاخیر ہو رہی ہے بغیر کسی وجہ کے تو عدالت خود یا کیس فریق کی درخواست پر اپنے پہلے احکامات واپس لے کر شریعت کے مطابق اس کو خود حل کرے گا اگر پھر صلح کیلئے نہ دیا گیا ہو۔

(6) مصلحین تنازعے کے متعلق اپنی رائے وجوہات کیساتھ دیں گے

(7) ایک یا زیادہ مصلحین معاون قاضی کے مشورہ کیساتھ فریقین کو سُننے اور اُن کے گواہان کو جانچنے اگر کوئی ہو، دستاویزات کو دیکھنے اگر کوئی ہو اور جگہ کے معائنے اگر ضرورت ہو کے بعد اپنی رائے تنازعہ کے حل کیلئے وجوہات کیساتھ تیار کر کے متعلقہ عدالت میں دیر کئے بغیر جمع کرے گی۔

(8) عدالت جمع شدہ رپورٹ کا معائنہ کرے گی اور زیرِ دفعہ 9 کے تحت مزید کاروائی کرے گی۔

(9) جب عدالت مطمئن ہو کہ دی گئی رائے زیرِ دفعہ 2 برائے صلح شریعت کے مطابق ہے تو عدالت اس کو عدالتی ضابطہ بنائے گی اور اس کو اسی طرح سُنائے گی مگر اگر عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ رائے شریعہ کے مطابق نہیں ہے تو وہ رائے کو واضح کرے گی کہ یہ غیر قانونی ہے اور اپنی کاروائی تنازعے کے حل کیلئے شریعہ کے مطابق شروع کرے گی۔ اگر پھر اس کو صلح کیلئے نہ دیا گیا اور مسئلے کے حل کیلئے مقرر کردہ معاون قاضی مزید کاروائی کیلئے معاون قاضی نہیں رہے گا۔

(10) عدالت ہر مقدمہ کے حالات کے مطابق مصلح یا مصلحین کی سفری رہائشی ماسوائے اپنے رہائش کے اور گزارا گیا وقت کا حساب کر کے ہر ایک فریق کو مقرر کردہ معاوضہ مصلح یا مصلحین کو ادا کرے گا۔

**11. <u>عالم وکیل۔</u>--- (1)** ہر ایک عالم وکیل کا نام معلمین قاضی کی طرح حکومتی گزٹ میں لکھا جائے گا۔

(2) ایک عالم وکیل کی اس ضابطہ کے تحت بنے ہوئے عدالت میں وہی حیثیت، حقوق، فرائض اور ذمہ داریاں ہوں گی جو کہ ایک وکیل یا کسی دوسری ضابطہ کے تحت تعینات شُدہ وکیل کو ہو گی۔

(3) کسی کاروائی میں کوئی بھی شخص کاروائی چلانے کیلئے خود یا کسی مختار یا کسی وکیل یا اندراج شدہ عالم وکیل کے ذریعے پیش ہو سکتا ہے۔

وضاحت: عدالت کسی بھی فریق کیلئے وکیل کا انتظام کر سکتا ہے اگر عدالت کو ضروری محسوس ہو۔

12. **مقرر کردہ وقت کی پاسداری۔**--- قاضی کوشش کرے گا کہ مقدمہ حکموت کے بتائے ہوئے مقررہ وقت میں فیصلہ کرے۔ مقررہ مدت میں دیر ہونے کی صورت میں وہ اگلے اعلیٰ عدالت کو دیر ہونے کی وجہ اور سبب کی اطلاع دیگا اور اس سلسلے میں اس عدالت کی جاری کردہ ہدایات پر عمل کریگا۔

وضاحت: اگر کچھ اور بیان نہ کیا گیا ہو تو دیوانی مقدمہ کیلئے زیادہ سے زیادہ تین مہینے کا فیصلے کا میعاد کا عرصہ ہوگا۔

13. **عدالتوں کو مدد اور سہولت کاری۔**--- ضلع کوہستان کے تمام حکامی ادارے بشمول قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اراکین اور پاکستان کے دوسرے اداروں کے اراکین عدالتوں کو مدد اور سہولت کاری دیں گے اور ان کے عدالتی احکامات اور فیصلہ جات کو نافذ کریں گے۔

14. **قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ہدایات۔**--- حکومت جہاں ضرورت محسوس کرے تو ضرورت کے مطابق عدالتی تعمیل پر عمل درآمد کرنے کیلئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ہدایات جاری کر سکتی ہے یا گواہوں یا کسی دوسرے شخص یا کسی عام یا مخصوص مقاصد کے لئے اس ادارے کی عدالت کو مدد اور سہولت کاری کو یقینی بنانے کیلئے ہدایات جاری کر سکتی ہے۔

15. **تفتیشی افسر کے خلاف کاروائی۔**--- تفتیشی افسر یا تھانے کے افسر انچارج کا انتظامی ادارہ خود یا شکایت پر یا متعلقہ قاضی کے فیصلے پر یا ضلعی رابطہ افسر کے کہنے پر اس افسر کے خلاف انضباطی کاروائی کر سکتا ہے اگر وہ—

(i) شریعت کے قائم کردہ اصولوں کے خلاف فوجداری مقدمہ کرلے؛ یا

(ii) ابتدائی اطلاعی رپورٹ کی نقل کو متعلقہ قاضی یا علاقہ قاضی اور ضلع قاضی اور اعلیٰ علاقہ قاضی کو جمع کرنے میں تاخیر کرے؛ یا

(iii) متعلقہ قاضی یا علاقہ قاضی اس کے حدود میں فوجداری مقدمہ کی بابت اس کی حالت اور کاروائی کے متعلق صحیح طور پر اطلاع نہ دے؛ یا

(iv) متعلقہ تفتیش یا متعلقہ قاضی کے ہدایات کو صحیح طور پر کرنے میں ناکام ہو جائے؛ یا

(v) بغیر کسی وجہ کے بتائے ہوئے عرصہ میں تفتیش مکمل کرنے میں ناکام رہے؛ یا

(vi) زیرِ دفعہ 7(4) کی روشنی میں بتائے گئے عرصے میں چالان مکمل جمع نہ کریں

اور متعلقہ قاضی یا علاقہ قاضی کو ایسی کاروائی کے حالت، مزید کاروائی اور نتیجے کے متعلق مطلع کرے گا۔

وضاحت: اس کے خلاف کوئی انضباطی کاروائی نہیں ہوگی اگر وہ شریعہ کے مسلمہ اصولوں پر عمل کرتے ہوئے کسی دوسرے قانون کے ضوابط سے بھٹک جائے۔

16. **مجسٹریٹ(حاکم)۔---** (1) حکومت جتنے چاہے حاکم مقرر کرے گا۔

(2) شریعیہ کے مسلمّہ اصولوں کے تحت اپنے کام کریں گے۔

(3) یہ متعلقہ ضلع کے ضلعی رابطہ افسر کے فرض، ذمہ داری اور اختیار ہو گا کہ وہ امن قائم کرے اور سادے ذرائع جنایہ کیلئے کام کرے اور اس مقصد کیلئے وہ کسی شخص یا اشخاص یا علاقے کی سماج کے خلاف مجموعی ذمہ داری کی نظریے کے ساتھ شریعیہ کے مسلمّہ اصولوں کے تحت کاروائی کر سکتا ہے۔

(4) اس ضابطہ کے تحت تمام فوجداری مقدمات کی کاروائی اور تفتیش متعلقہ ضلع کے ضلعی رابطہ افسر کی نگرانی میں ہو گی۔

وضاحت: ضابطہ 3 میں،—

(i) سادے ذرائع جنایہ جرائم کی بیخ کُنی کیلئے نافذ کردہ کوئی بھی قانون اور شریعیہ کے مطابق ہر قسم کے اقدامات اور اعمال شامل ہیں۔

(ii) اجتماعی ذمہ داری کا نظریہ کا مطلب کسی علاقے یا سے کے کسی حصے کے رہائشیوں کا سلوک اور عمل جو کہ خیبر پختونخوا اسپریشن جرائم آرڈیننس 1978 کے ضابطہ 3 میں ہیں۔

17. **عدالتی زُبان اور اس کا ریکارڈ۔---** عدالت کی تمام مراحل اور کاروائی بشمول وثیقہ نویسی، شہادت، بحث، احکامات اور فیصلہ جات کا ریکارڈ اور کاروائی اُردو میں ہو گی اور اس کا ریکارڈ بھی بیان کی گئی زبان میں رکھا جائے گا۔

18. **قوانین بنانے کا اختیار۔---** حکومت اس ضابطہ کے مقاصد کیلئے ضوابط بنا سکتی ہے۔

19. **منسوخی۔---** (1) یہاں ضلع کوہستان کا ضابطہ نفاذ شریعیہ 1995 (ضابطہ نمبر IV،1995) منسوخ کیا جاتا ہے۔

(2) شق 1 کے تحت منسوخ شدہ ضابطہ میں درج ذیل منسوخی نہیں—

(ا) جو کچھ نافذ نہیں اس کی احیا کرنا یا منسوخی کے وقت جو کچھ موجود ہے؛

(ب) کسی اور قانون کی کاروائی کا اثر یا اس میں کوئی چیز کی گئی یا کسی چیز میں مبتلا ہو گئی؛

(ج) جو کسی حق، رعایت، پابندی یا ذمہ داری اس قانون کے تحت موجود ہو یا رکھی گئی ہو اس کو متاثر کرے؛

(د) قانون کے خلاف جُرم کی سزا قُرقی یا جُرمانے کو متاثر کرے جو کسی تفتیش یا قانونی کاروائی یا بحالی بابت حق رعایت پابندی، ذمہ داری، سزا، قُرقی یا معاوضے کو متاثر کرے؛ یا

(س) تفتیش، قانونی کاروائی یاچارہ بابت کسی بھی حق، استثنیٰ، ذمہ داری، جواب دہی، جُرمانہ، قُرقی یا سزا کو متاثر کرے۔

اور کوئی تفتیش قانونی کاروائی یافلاح کو داخل جاری یانافذ کرے اور کسی جُرمانہ قُرقی یا سزا کو نافذ نہ کر سکے جیسا اگر قانون کو منسوخ نہ کیا جاچکا ہوتا۔